اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین

مسیحاؤں کا انوکھا مطالبہ.................. مادیت پرستی نے مسیحاؤں کو کس پستی میں دھکیل دیا ہے؟

سوسائٹی آف ٹرانسپلانٹ فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومتِ پاکستان ۲۰۰۷ کا وہ آرڈیننس کو عدم قرار دے جس میں اعضاء کی منتقلی و پیوندکاری کو بعض شرائط سے مشروط کیا گیا ہے ......واضح رہے کہ ۴ ستمبر ۲۰۰۷ کو حکومت پاکستان کی جانب سے ایک آرڈیننس نمبر XLIII جاری کیا گیا تھا جس کا نام Transplantation of Human Organs and Tissues Ordinance 2007 (انسانی اعضا اور خلیوں کی پیوندکاری کا آرڈیننس ۲۰۰۷ء) رکھا گیا ہے......اس آرڈیننس کی رو سے کسی بھی ضرورت مند مریض کو جسم کا کوئی ایسا عضو درکار ہو جس پر اس کی زندگی کا دارومدار ہو اور وہ عضو کسی دوسرے شخص سے حاصل کرنے کی صورت میں اس (معطی) کی زندگی بھی خطرے میں نہ ہو تو اعضاء کی ایسی منتقلی کی اجازت منجملہ دیگر شرائط کے اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ ضرورت مند مریض کے لئے جسم کا مطلوبہ عضو خریدا نہ گیا ہو بلکہ عطیہ کیا گیا ہو اور عطیہ کرنے والا شخص (معطی) اس کا قریبی (خونی) رشتہ دار ہو......نیز یہ کہ ایسے ادارے میں جہاں اعضاء کی پیوندکاری کا انتظام ہو ایک نگراں کمیٹی قائم کی جائے جو اس ادارے کے سینئر ڈاکٹرز پر مشتمل ہو اس کمیٹی کو Evaluation Committee کہا گیا ہے......اس کمیٹی کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ اس بات کا اطمینان کرلے کہ معطی (عضو عطیہ کرنے والا) واقعی مریض کا قریبی (خونی) رشتہ دار ہے یا نہیں؟ نیز یہ کہ اس کا عضو اس مریض کے لئے موافق بھی ہوگا یا نہیں، علاوہ ازیں متعدد ذمہ داریاں اس کمیٹی پر عائد ہوتی ہیں......

سوسائٹی آف ٹرانسپلانٹ فزیشنز اینڈ سرجنز آف پاکستان نے مطالبہ کیا ہے کہ اس آرڈیننس میں عضو عطیہ کرنے والے کے لئے قریبی رشتہ دار ہونے کی شرط ختم کی جائے اور Evaluation Committee کو بھی ختم کیا جائے......

سوسائٹی کا مقصد اس مطالبہ سے بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ اعضاء کی منتقلی کی عام اجازت دی جائے تاکہ رشتہ دار وغیر رشتہ دار سبھی اپنے اعضاء عطیہ کرسکیں، لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس مطالبہ کی جو وجہ جواز پیش کی گئی ہے وہ خالصتاً تجارتی ہے .... سوسائٹی کے اراکین کا کہنا ہے کہ اس وقت دنیا میں ہزاروں لوگ گردوں کے مریض ہیں اور انہیں گردے دینے والا کوئی نہیں حتی کہ امریکہ اور کینیڈا جیسے ترقی یافتہ ممالک میں بھی ہزاروں افراد گردوں کے عطیہ کے منتظر ہیں مگر گردے دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے ان کے گردے تبدیل کرنا ممکن نہیں .... اور یہ کہ اگر گردے نکالنے اور لگانے کی عام اجازت مل جائے تو اس سے ملک کو ایک خطیر رقم زرِ مبادلہ کی صورت میں مل سکے گی ...... نیز وہ سرکاری افسران (مریض) جو اندرون ملک گردوں کی عدم دستیابی کے باعث بیرون ملک جاتے ہیں، ان کے بیرون ملک علاج معالجہ اور تبدیلی گردہ پر حکومت کی جو خطیر رقم خرچ ہوتی ہے وہ بھی بچ جائے گی...... یہ بھی کہا گیا ہے کہ کینیڈا میں لوگ ایک ایک گردے کی قیمت ڈیڑھ کروڑ روپے تک ادا کرنے کو تیار ہیں...... مگر گردے دستیاب نہیں......

شریعت مطہرہ نے انسانی جسم کی کرامت وحرمت کے پیش نظر اس میں کسی قسم کے تصرفِ بے جا سے منع کیا ہے ...... یہی وجہ ہے کہ میت کو پورے احترام کے ساتھ دفنانے کا حکم ہے......اور فقہاء نے مردے کو کسی قسم کی ایذا پہنچانے اور اس کی اہانت سے منع کیا ہے...... چنانچہ مردوں یا زندوں کے اعضاء سے ضرورت مندوں کے بدن میں اعضاء کی پیوندکاری کی رعایت بعض معاصر فقہاء نے صرف اس اشد ضرورت کے تحت دی ہے جس پر اصول فقہ کا یہ قاعدہ منطبق ہوتا ہے کہ الضرورات تبیح المحظورات...... لیکن ضرورتِ شدیدہ کے پیش نظر (جان بچانے کی خاطر) دی گئی رعایت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے واقعات میں روز افزوں اضافہ ہورہا ہے اور قانون امتناع بیع اعضاء کے باوجود انسانی اعضاء کی بیع وشراء کا گھناونا کاروبار جاری ہے...... جیو ٹی وی اور بعض دیگر ٹی وی چینلز ایسے لوگوں کے بارے میں پروگرامز دکھا چکے ہیں جو اس کاروبار میں ملوث ہیں...... اس کے باوجود یہ مطالبہ کرنا اور وہ بھی ڈاکٹروں کی جانب سے کہ انہیں گردوں کے حصول اور پیوندکاری کا اذنِ عام دے دیا جائے انتہائی مضحکہ خیز ہے...... ایسا لگتا ہے کہ مسیحا زر پرستی اور مادیت پرستی کا بری طرح

شکار ہو چکے ہیں ...... مریضوں کے علاج اور آپریشن کے دوران بتائے بغیر گردے نکال لینا، پوسٹ مارٹم کے دوران جسم کے اعضاء کاٹ لینا اور بھاری رقوم کے عوض فروخت کرنا ایک خفیہ کاروبار تو ہے ہی اب اسے کھلا کاروبار بنانے کی کوشش ہو رہی ہے............اس کاروبار کے آگے اگر بند نہ باندھا گیا اور اسے روکا نہ گیا تو یہ ایک انتہائی تباہ کن امر ہوگا........... ہماری ارباب بست کشاد سے درخواست ہے کہ وہ اس طرح کے مطالبہ کو تسلیم کرنے کی بجائے اسے یکسر رد اور مسترد کردیں...........وفاقی شرعی عدالت میں اس سوسائٹی کی ایک پٹیشن بھی زیر سماعت ہے جس میں عدالت سے استدعا کی گئی ہے کہ Transplantation of Human Organs and Tissues Ordinance 2007 (انسانی اعضا اور خلیوں کی پیوندکاری کے آرڈیننس) کو ختم کرتے ہوئے اعضاء (گردوں) کی منتقلی کی عام اجازت دی جائے، جناب پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز نے وفاقی شرعی عدالت میں سوسائٹی کے اس موقف اور مطالبہ کے خلاف شرعی دلائل پیش کرتے ہوئے یہ استدعا کی ہے کہ اس آرڈی نینس میں چونکہ تحفظ انسانیت ہے اور احترام آدمیت کا لحاظ رکھا گیا ہے اور اس سے اعضاء کی آزادانہ خرید وفروخت پر کافی حد تک کنٹرول ہے اس لئے اسے نہ صرف برقرار رہنا چاہئے بلکہ اس کا عملی نفاذ مزید موثر بنانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جانے چاہئیں ...... انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ سد ذرائع فقہ اسلامی کا ایک اہم اصول ہے جو معاشرے میں جرائم کے پھیلنے اور جرم وعصیاں کے عام ہونے سے پہلے ان کی روم تھام کا اہتمام کرتا ہے......اسی اصول کے تحت زنا وبدکاری سے معاشرہ کو بچانے کے لئے پردہ اور عدم اختلاط مرد وزن کا حکم دیا گیا ہے ...... جناب شاہتاز صاحب نے اپنے بیان میں یہ کہا کہ گردوں یا دیگر انسانی اعضاء کی خرید وفرخت میں ملوث پائے جانے والے افراد کے خلاف سخت تعزیری سزا مقرر کی جانی چاہئے ...... جناب ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب کا بیان وفاقی شرعی عدالت میں جاری ہے اور آئندہ سماعتوں میں بھی وہ اپنا موقف پیش کریں گے ......مجلس ادارت مجلہ فقہ اسلامی اہل علم سے ملتمس ہے کہ وہ اس اہم قومی اور دینی مسئلہ پر توجہ فرمائیں اور ممکن ہو تو فاضل عدالت کے سامنے پیش ہو کر یا تحریری طور پر شریعت مطہرہ کی روشنی میں اپنا موقف بیان کریں......

کیا آپ کو معلوم ہے کہ: ☆ قانونِ شریعت کا دوسرا نام فقہِ اسلامی ہے ☆